www.KitaboSunnat.com

کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ خاص طور پر اس رُخ سے کریں کہ حضورؐ نے اپنے قول و فعل سے شہادتِ حق کا یہ گراں بار فریضہ کیسے ادا کیا۔ آپؐ کی پوری زندگی بحیثیت داعیِ حق اور شاہدِ حق کے کن کن مراحل سے گزری ہے اور ہر مقام و مرحلہ پر حضورؐ نے بندگانِ خدا پر کس طرح حق کی شہادت قائم فرمائی۔ انفرادی دعوت سے لے کر اسلامی نظامِ حکومت کے قیام تک حضورؐ نے کن کن طریقوں سے لوگوں کو خدا کے دین کی طرف بلایا، اپنی شخصی زندگی سے اس دین کی نمائندگی کیسے فرمائی اور بالآخر کس طرح زندگی کا اجتماعی نظام اس دین کے مطابق قائم کر کے شہادتِ حق کی تکمیل فرما دی۔ ان سب چیزوں کا تفصیلی مطالعہ کیے بغیر نہ ہم شہادتِ حق کے دسیع تر تقاضوں کو سمجھ سکتے ہیں اور نہ عملاً اس سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ہماری یہ ایک ناگزیر ضرورت ہے کہ سیرتِ طیبہ اور حیاتِ مبارکہ کے جامع اور تفصیلی مطالعہ کا اہتمام کریں اور اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کا نقشہ اس کے مطابق مرتب کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس کے بغیر نہ ہم دنیوی کامرانی و سربلندی سے ہمکنار ہو سکتے ہیں اور نہ اُخروی فوز و فلاح کی خوش بختی ہمارا مقدر بن سکتی ہے!

محمدی انقلابؐ

خالد بزمی

آپؐ کے بابِ کرم پر ہو گیا جو بار یاب
اس کے دل سے مٹ گیا ہر اضطرار و اضطراب

آپؐ کے باعث ملی ہے دو جہاں کو روشنی
آپؐ کے مرہون ہیں یہ ماہتاب و آفتاب

آپؐ کی اک ضربتِ باطل شکن سے مٹ گئے
نائلہ، عزّٰی، منات و لات سب مثلِ حباب

شوکتِ ایران، شانِ روم، اقبالِ یمن
آپؐ کی عظمت کے آگے پارہ پارہ آب آب

دہر سے سب اختلافِ فقر و دولت مٹ گیا
آپؐ کے باعث زمانے میں ہوا وہ انقلاب

آپؐ کا دینِ مبیں دنیا میں پھیلا چار سو
آپؐ کے بدخواہ کھاتے رہ گئے سو پیچ و تاب

قیصر و کسریٰ، فریدون و سکندر مٹ گئے
سب سے بہتر باب ہے وہ سب سے برتر وہ جناب

آپؐ کے دیں میں جو معتقِ دل سے شامل ہو گیا
اِس جہاں میں کامراں اور اُس جہاں میں کامیاب

اس جہاں میں سب سے بہتر زندگی کا ضابطہ
آپؐ کی سنت ہے اور اللہ تعالےٰ کی کتاب

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ